Fikr-o-Nasar (Islamabad) 30:1-2 (1992)

حضرت محمد صلعم بانی اسلام

از شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براھمو دھرم

ایک سو بتیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر لیکن جامع اور دلچسپ سوانح حیات ہے جو ۱۹۰۷ء میں براھمو دھرم کے پرچارک پرکاش دیوجی نے لکھی اور شائع کی ۔ اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے اور ہندوستان کے تمام مذاہب کے لوگوں میں مقبول ہوئی میرے سامنے کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے جو ۱۹۱۰ء میں نول کشور پرنٹنگ ورکس لاہور نے تین ہزار کی تعداد میں چھاپا پرکاش دیو جی نے "دیباچہ طبع ثالث" کے تحت لکھا ہے کہ "جو قبولیت اور پسندیدگی میری اس مختصر سی تالیف کو تھوڑے عرصے میں حاصل ہوئی ہے اسنے مجھے بہت جلد اس کی طبع ثانی اور ایک ہی سال بعد طبع ثالث کی جرات بخشی ہے" اس کی مقبولیت کا راز مصنف کا وہ عقیدت مندانہ لیکن انصاف پر مبنی نقطہ نظر تھا جو اس زمانے میں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور تھا ۔ مصنف نے اس صورت حال کا ذکر خود "دیباچہ" طبع اول میں کیا ہے ۔ جبکہ یوں بھی ان دنوں سیرت پر اردو زبان میں کتابیں بہت کم تھیں چنانچہ سیرت رسولؐ سے عام لوگوں بالخصوص مسلمانوں کی بے خبری پر اظہار تاسف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ۔

"اس ناواقفیت اور بے خبری کا بڑا سبب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے حالات میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں وہ زیادہ تر عربی زبان میں ہی لکھی گئی ہیں جن پر اردو خواں پبلک کی دسترس نہیں ہے ------ (اسکے علاوہ) ان کتابوں کو اگر اردو میں ترجمہ بھی کیا جائے تب بھی اہل اسلام کے سوا دیگر مذاہب کے پیرو ان کتابوں میں کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے" (۷۴)

اس دور میں انگریزی میں مستشرقین کی طرف سے لکھی گئی کتابوں کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ "بعضوں نے تو محض تعصب سے اپنے دل کا بخار نکالا ہے اور **بعضوں** نے جو کچھ کوڑا کرکٹ ادھر ادھر سے ہاتھ لگا سب اس میں بھر دیا ہے" (۷۵) البتہ سید امیر علی کی تصنیف کو وہ قابل قدر گردانتے ہیں ، لیکن انگریزی میں ہونے کے باعث اس سے بھی صرف انگریزی خواں طبقہ ہی فائدہ اٹھا سکتا تھا اسی طرح "خطبات احمدیہ" بھی زیادہ تر نصاریٰ کے اعتراضات کا رد ہے اس لئے عام آدمی اس سے بھی مستفیض نہیں ہو سکتا تھا اس احساس نے شردھے پرکاش دیو کو یہ

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

کتاب لکھنے کی ترغیب دی اور ان کے الفاظ میں " یہ کتاب بالکل بے تعصبانہ اور دوستانہ انداز میں لکھی گئی ہے " (۷۶) کیونکہ " تنگدل اور متعصب لوگ ایسے بزرگ (جس نے وحشی اور کندہ ناتراش ملک عرب کو خدا کی توحید کی تعلیم دی اور صراط مستقیم دکھائی) کی نسبت کچھ بھی کہیں لیکن جو لوگ انصاف پسند اور کشادہ دل ہیں وہ کبھی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صاحب کی ان بے بہا خدمات کو کہ جو وہ نسل انسانی کی بہبودی کے لئے بجا لائے بھلا کر احسان فراموش نہیں ہوسکتے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ پرلے درجے کے تنگ دل اور ناحق شناس ہیں" اس لئے کہ :

" آنحضرتؐ کی ذات سے جو فیض دنیا کو پہنچے ان کے لئے نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا کو ان کا شکر گذار ہونا لازم ہے کون کون سی تکلیفیں ہیں جو اس بزرگ نے نسل انسان کے لئے اپنے اوپر برداشت نہیں کیں۔" (۷۷)

واقعہ یہ ہے کہ شردھے پرکاش دیو نے نہ صرف سیدھے سادھے اور عام فہم انداز میں مبنی بر انصاف نقطہ نظر کے ساتھ سرور کائناتؐ کی زندگی کے واقعات قلم بند کئے ہیں بلکہ آنحضرتؐ کی ذات مبارک پر بعض حلقوں کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا جواب بڑے مدلل انداز میں دیا ہے۔ اسی لئے تو مولانا الطاف حسین نے اس کتاب سیرت کا خیرمقدم کرتے ہوئے لکھا تھا کہ انہوں نے اس کتاب کے بارے میں جو کچھ پڑھا اور سنا تھا اس سے بہت زیادہ اس کو تعریف کے لائق پایا۔ معزز مصنف نے یہ کتاب لکھ کر سچائی اور حق پسندی کی ایک ایسی مثال قائم کی ہے جس کی ہم سب ہندوستانیوں کو تقلید کرنی چاہیے ------ شردھے پرکاش دیوجی نے یہ کتاب مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ صداقت کے اظہار کے لئے لکھی ہے لیکن چونکہ مسلمانوں کا خوش ہونا اس کا لازمی نتیجہ ہے اس لئے وہ تمام مسلمانوں کی طرف سے دلی شکریے کے مستحق ہیں۔" (۷۸)

اسی طرح مولانا ظفر علی خان نے " زمیندار " میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا " ہم نے اس کتاب کو الف سے ی تک پڑھا آنحضرتؐ کے حالات زندگی اردو زبان میں نہایت نیک نیتی ' دلی صفائی اور پاکبازی کے ساتھ لکھے گئے ہیں گو مصنف صاحب معجزات اور وحی کے قائل نہیں ' مگر ان کی تحریر صاف طور پر ظاہر کر رہی ہے کہ اس کتاب کے ہیرو فی الحقیقت کامل و اکمل بشر اور اپنے راسخ اور سچے متبعین کے لئے ذریعہ نجات و فلاح تھے ------ مصنف نے آنحضرتؐ

کے حالات ایسے دلکش پیرایہ میں لکھے ہیں کہ اس کتاب کے پڑھتے پڑھتے ہمیں یہ معلوم ہو رہا تھا کہ ہم قرون اولیٰ میں بیٹھے ہوئے ہیں مخالفین اسلام آنحضرت پر دو اتہام دیا کرتے ہیں ' اول یہ کہ آپ کے نو حرم تھے اور دوم یہ کہ آپ نے مذہب کے لئے تلوار اٹھائی۔ مگر اس کتاب کے پڑھنے سے نہ صرف دونوں الزام لچر و پوچ بلکہ آنحضرتؐ کے یہ دونوں افعال عین صواب ثابت ہوتے ہیں ' ہم نے اس کتاب کو اپنے بچوں کے پڑھنے کے قابل سمجھا اور ان کے حوالے کیا مصنف نے اردو خواں مسلمانوں پر بلکہ تمام اردو داں پبلک پر بڑا احسان کیا ہے کہ آنحضرتؐ کے حالات نہایت سلیس اور عمدہ زبان میں لکھ کر انہیں ایک اہم دینی اور دنیاوی مضمون پر مطلع کیا اور چونکہ یہ ایک غیر مسلم روشن ضمیر مصنف کی تحریر ہے ہمیں امید ہے کہ بہت سے غیر مذہب بھی اس سے مستفید ہوں گے۔" (۷۹)

"ماڈرن ریویو" الہ آباد نے اس کتاب کو اردو لٹریچر میں " مفید اضافہ ' غیر متعصبانہ اور مذہبی عناد سے پاک " قرار دیتے ہوئے لکھا کہ اس کتاب سے " حضرت محمد صاحب کی زندگی اور کام کی بابت جو غلط فہمیاں اور ناواقفیت کے سبب سے جو غلط بیانیاں خاص خاص اشخاص کے دل میں ہیں دور ہوں گی " اور "صداقت اپنے اصلی رنگ میں چمکے گی۔"(۸۰)

"آبزرور" لاہور نے غیر مسلم کی لکھی ہوئی "مستند سوانح عمری" اور "لاثانی کتاب" ٹریبون لاہور نے "ہر مذہب و ملت کے اشخاص کے لئے پسندیدہ خاطر کتاب " آریہ گزٹ لاہور نے "آشتی آمیز لٹریچر کی توجہ اور تقلید کے قابل مثال" قرار دیا جبکہ اخبار ہندوستان لاہور نے لکھا کہ "جن لوگوں کو حضرت محمد سے بے جا تعصب ہو جاتا ہے ان کے فضول تعصب کو رفع کرنے کے واسطے واقعی یہ کتاب عمدہ نسخہ ہے "علی گڑھ گزٹ کے مطابق" کتاب کا پڑھنے والا آنحضرتؐ کو عزت اور تعظیم سے دیکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے" ماہنامہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے "ایک دیانتدار راست باز اور حق پسند" غیر مسلم مصنف کی قابل قدر تصنیف قرار دیا اور سید ممتاز علی نے "تہذیب نسواں" میں لکھا کہ " ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ اس قسم کی کوئی ایسی مختصر اور عمدہ کتاب اس مضمون پر نہیں ہے ہم سفارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ ہر مسلمان کے گھر میں ہونا چاہیے۔"(۸۱)

شردھے پرکاش دیو جی کی یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے شروع میں آنحضرتؐ صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کی ولادت کے وقت عربوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں ان کے رسوم و رواج ' عادات و اطوار اور مذہب کا ذکر کیا گیا ہے اس کے بعد "مسدس حالی" اور "بوستان سعدی" سے بھی مدد لی گئی ہے ۔ روایات و واقعات مستند کتب سیرت سے اخذ کئے گئے ہیں گو کہیں کہیں مصنف نے اپنے قیافہ سے بھی کام لیا ہے لیکن اس سے کتاب کے مستند و معتبر ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا اسی طرح مصنف کے معجزات و وحی کا قائل نہ ہونے سے بھی کتاب کی اثر انگیزی متاثر نہیں ہوتی ' " حضرت محمد صاحب ۔ بانی اسلام " بلاشبہ ایک غیر مسلم مصنف شردھے پرکاش دیو جی کا بحضور سرور کائناتؐ ایک قابل قدر نذرانہ عقیدت ہے اور ڈاکٹر انور محمود خالد کے الفاظ میں "عبارت کی سادگی ' الفاظ کی موزونی اور واقعات کی دل آویزی کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے" مصنف نے جا بجا ان الزامات کی تردید کی ہے جو متعصب غیر مسلم مورخین ناجائز طور پر لگاتے ہیں مستشرقین نے متعدد شادیوں کے حوالے سے آنحضرتؐ کی ذات پر جو حملے کئے ہیں مصنف نے ان کا منطقی رد کیا ہے اس طرح مصنف نے بعض دوسرے معاملات میں سرور کائناتؐ کے معترضین کا رد کیا ہے مثلاً" بنو قریظہ کو ملنے والی سزا کے بارے میں وہ کہتے ہیں "یہ سزا بظاہر بہت بیدردی کی صورت رکھتی تھی لیکن جن حالات میں وہ صادر کی گئی ان کے لحاظ سے غیر منصفانہ نہ تھی اس زمانے کی مہذب ترین گورنمنٹ بھی ایسے مجرموں کے لئے یقیناً یہی سزا تجویز کرے گی اور کچھ شک نہیں کہ دو ڈھائی سو مفسدوں کی جانوں کے مقابلے میں تمام ملک کا امن زیادہ وقعت رکھتا تھا۔" (۸۲)

مصنف ازواج مطہرات کے بارے میں بھی نہایت مودب اور سعادت مند ہیں مثلاً" وہ واقعہ افک کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" جب یہ خبر قافلے اور قافلے سے مدینے میں پہنچی تو بد باطن اور خبیث النفس لوگوں نے جن کے دل ہمیشہ ناپاکی سے بھرے رہتے ہیں طرح طرح کی ناپاک باتیں گھڑیں اور حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھے ۔ حضرت کو ان باتوں کو سننے سے بہت رنج ہوا' اور مقتضائے بشریت تشویش پیدا ہوئی اور تمام مہینہ پریشانی میں گذرا مگر چونکہ دشمنوں کے بہتان کی کوئی اصلیت نہ تھی اور عائشہؓ کی ذات ستودہ صفات ایسے خیالات سے پاک تھی خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرتؐ کی پریشانی دور کرکے آپؐ کو اطمینان بخشا ۔ بدباطن لوگوں کو قانون شرعی کے بموجب اسی اسی ضرب